REGD. No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

135

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

۲۶ جمادی الثانی ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۱ر

یوم پنجشنبہ

جلد ۴۵/۱۰ | ۹ تبلیغ ۱۳۳۵ ہش ۹ فروری ۱۹۵۶ء | نمبر ۳۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۸ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— اخبار احمدیہ —

ربوہ ۸ فروری۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو گزشتہ رات کچھ اعصابی بے چینی اور بے خوابی کی شکایت رہی۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کے متعلق کراچی کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ خدا کے فضل سے افاقہ کی رفتار تسلی بخش ہے۔ اور وزن بھی کچھ بڑھ گیا ہے۔ مگر گاہے گاہے کسی قدر گھبراہٹ ہو جاتی ہے۔ ٹانگ کی درد کو قریباً آرام ہے۔ مگر بے چینی کے احساس کی وجہ سے ابھی تک پاؤں دبوانے کا سلسلہ کم و بیش جاری ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

قیادت ربوہ کے زیر اہتمام کل کے ہاکی میچ میں دارالصدر غربی جامعۃ المبشرین پر شکست دینے میں کامیاب رہی۔

آج کا دن

— ۸ فروری ۱۹۵۶ء —

آج کے دن ۱۹۴۹ء میں عراق کا پہلا تجارتی وفد کراچی پہنچا تھا۔ اور پاکستان اور عراق کے درمیان ایک تجارتی سمجھوتے کے لئے مذاکرات شروع ہوئے تھے۔

آج کے دن ۱۹۵۰ء میں سلامتی کونسل میں مسئلہ کشمیر پر بحث کا آغاز ہوا تھا اور پاکستان کے سابق وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے کونسل پر واضح کیا تھا۔ کہ کشمیر پر قبضہ کر کے بھارت نے ۱۹۴۷ء سے قبل کے معاہدہ کی خلاف ورزی کی ہے اور پاکستان کی سالمیت کو کمزور کرنے کی کوشش کی ہے۔

آج کے دن ۱۸۵۶ء میں انگریزوں نے اودھ کا علاقہ فتح کر کے اسے برطانوی ہند میں شامل کیا تھا۔

طلوع آفتاب و غروب آفتاب

لاہور ۸ فروری۔ آج صبح ۶ بجکر ۵۰ منٹ پر سورج طلوع ہوا۔ اور شام کو ۵ بجکر ۴۸ منٹ پر غروب ہوگا۔ موسمی محکمہ کے اندازہ کے مطابق آج مطلع صاف رہے گا۔ اور درجہ حرارت میں اضافہ ہو جائے گا۔

روس کی تازہ پیشکش کے باوجود پاکستان کو بدستور مغربی ممالک کا ساتھ دینا چاہیئے

کشمیر کے متعلق روسی لیڈروں کے بیانات پر پاکستانی عوام میں انکے خلاف نفرت کی لہر دوڑ گئی ہے

(امریکی وزیر خارجہ)

واشنگٹن ۸ فروری۔ امریکہ کے وزیر خارجہ نے امید ظاہر کی ہے کہ پاکستان روس کی تازہ پیشکش کی وجہ سے اپنی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں کرے گا۔ اور بدستور مغربی طاقتوں کا حلیف رہے گا۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ بھارت کے دورہ کے دوران روسی لیڈروں نے پاکستان کے خلاف جو بیانات دیئے تھے ان کی وجہ سے پاکستانی عوام میں نفرت کی ایک لہر دوڑ گئی ہے۔ اور مذہبی اعتبار سے بھی وہ کمیونزم کے شدید مخالف ہیں۔ مجھے کامل یقین ہے کہ پاکستان روس کی تازہ پیشکش سے ہرگز متاثر نہیں ہوگا۔ اور مغربی طاقتوں کے ساتھ اس کے گہرے تعلقات میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوگی بالخصوص اس لئے کہ پاکستان معاہدہ بغداد میں بھی شامل ہے — آپ نے کہا روسی ریشہ دوانیوں کے ازالہ کے لئے امریکہ اپنے غیر ملکی امداد کے پروگرام کو تیز سے تیز تر کر رہا ہے۔ اس پروگرام کے تحت اب وہ ہر ماہ ۲۵ کروڑ ڈالر کی رقم خرچ کیا کرے گا۔

فضل عمر ہوسٹل یونین کی طرف سے سالانہ ضیافت کا اہتمام

ربوہ ۸ فروری۔ کل شام فضل عمر ہوسٹل یونین نے سالانہ ضیافت کا اہتمام کیا جس میں تعلیم الاسلام کالج کے طلباء و اساتذہ کے علاوہ متعدد بزرگان سلسلہ و احباب نے بھی شرکت فرمائی — اس موقعہ پر کالج کے بعض طلباء نے اردو اور پنجابی میں نظمیں سنائیں۔ اور بعض نے تفنن طبع کے لئے چند لطائف پیش کئے۔ پروگرام خاصا دلچسپ رہا۔

بعد ازاں ہوسٹل کی کھیلوں اور صفائی وغیرہ کے مقابلوں میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء کو انعامات دیئے گئے۔ انعامات تقسیم کرنے کی رسم حضرت مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم نے ادا فرمائی۔ دعا پر یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

الجزائر کے مسلمانوں کے ساتھ انصاف کیا جائے گا

(وزیر اعظم فرانس)

پیرس ۸ فروری۔ فرانس کے وزیر اعظم نے جو ان دنوں الجزائر کا دورہ کر رہے ہیں اعلان کیا ہے۔ کہ وہ فرانسیسیوں اور الجزائر کے مسلمانوں کے ساتھ انصاف برابری اور مساوات کا سلوک کریں گے۔ آپ نے کہا حالات خواہ کچھ ہوں فرانسیسی حکومت مسلمانوں کے ساتھ بہرحال انصاف کرے گی۔ اور ماضی میں جو بے انصافی ہوتی رہی ہے اس کا ازالہ کرنے کی پوری کوشش کرے گی۔

عارضی صلح کی نگرانی کے لئے غیر مسلح فوج رکھنے کی تجویز

لنڈن ۸ فروری۔ برطانوی وزیر اعظم مسٹر ایڈن نے ایک بیان میں اس تجویز کی حمایت کی ہے۔ کہ فلسطین میں عارضی صلح کی نگرانی کے لئے ایک غیر مسلح فوج کی تشکیل کی جائے۔ جس میں مختلف ممالک کے نمائندے شامل ہوں۔ آپ نے کہا اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے سے فلسطین میں امن قائم ہونے کے امکانات بڑھ جائیں گے۔

مغربی طاقتوں کو عرب ممالک کی آزادی کا احترام کرنا چاہیئے

(کرنل ناصر)

قاہرہ ۸ فروری۔ مصر کے وزیر اعظم کرنل جمال عبدالناصر نے ایک اخباری نمائندہ کے سوال کے جواب میں بتایا کہ مشرق وسطیٰ میں امن قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ مغربی طاقتیں عرب ممالک کی آزادی کا احترام کریں اور مہاجرین فلسطین کی آبادکاری میں ممد ثابت ہوتے ہوئے اسرائیل کی ناجائز حمایت سے دستبردار ہو جائیں۔

شامی سفیر کا مغربی طاقتوں کو انتباہ

واشنگٹن ۸ فروری۔ آج یہاں امریکہ برطانیہ اور فرانس کے نمائندے ایک کانفرنس میں عرب اسرائیل تنازعہ کو حل کرنے کے ذرائع پر غور کریں گے۔ امریکہ میں مقیم شامی سفیر نے کل اس کانفرنس کا ذکر کرتے ہوئے بڑی طاقتوں کو تنبیہ کی ہے کہ وہ کوئی ایسی کارروائی کرنے کا فیصلہ نہ کریں جس سے اقوام متحدہ کے منشور کی خلاف ورزی ہوتی ہو۔

۳۱ اگست ۱۹۵۷ء کو ملایا آزاد ہو جائیگا

لنڈن ۸ فروری۔ ملایا کے وزیر اعلیٰ جناب تنکو عبدالرحمن نے امید ظاہر کی ہے کہ ۳۱ اگست کو ملایا کو مکمل آزادی حاصل ہو جائے گی۔ اس سلسلے میں برطانیہ اور ملایا میں جو معاہدہ ہو رہا ہے امید ہے۔ کہ آج اس پر دستخط ہو جائیں گے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ فروری ۱۹۵۶ء

قیام امن کا بہترین اصول

جماعت احمدیہ جیسا کہ ہمارا ایمان ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تبلیغ و اشاعت اسلام کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کی تکمیل کے لئے جد وجہد کر رہی ہے۔ کہ

هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ و دین الحق لیظهره علی الدین کله۔

اللہ تعالیٰ وہ ہے۔ جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر اس لئے بھیجا ہے۔ کہ تمام دینوں پر اس کو غالب کر دے۔

اس ضمن میں جہاں جماعت احمدیہ کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام دنیا کے تمام کناروں تک پہنچائے اس کا یہ بھی فرض ہے۔ کہ اسلام کے منور چہرہ پر جو صدیوں کا گرد و غبار خیالات من و مائی کی وجہ سے چھایا ہوا ہے۔ اس کو ہٹا کر دنیا کو دکھائے۔ تا کہ اس کی من موہنی صورت سب کو بھانے لگے۔ اور دنیا اس کو خوشی سے اپنے دل میں جگہ دے۔

اسی نقطۂ نظر سے الفضل کو اکثر اس صدیوں کے گرد و غبار کو اسلام کے منور چہرہ سے ہٹانے کے لئے لکھنا پڑتا ہے۔ اور جس طرح طب کے طلباء کو کسی مرض کے علامات ذہن نشین کرانے کے لئے کسی ایسے مریض کو دیکھنے کا موقع دیا جاتا ہے۔ جس میں مرض کے علامات نمایاں طور پر پائے جاتے ہوں۔ تا کہ وہ تجربہ اور مشاہدہ سے مرض کو شناخت کرنے کی مہارت پیدا کر لیں۔ اور درست طور پر علاج کرنے کے قابل ہوں۔ بعینہٖ اسی طرح الفضل کو بھی Typical مثالیں پیش کر کے اس گرد و غبار کی نشاندہی کرنی پڑتی ہے۔ جس سے ایک غرض یہ بھی ہوتی ہے۔ کہ جس کسی کی مثال پیش کی جاتی ہے۔ وہ خود بھی اپنے مرض سے واقف ہو کر اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہو۔ اور بجائے اسلام کے منور چہرہ پر گرد و غبار بن کر چھائے رہنے کے اس کے نور کو دنیا میں پھیلنے کا موقع دے۔

انہی دو اغراض کے پیش نظر ہم مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کے نظریات اور طریق کار کا تجزیہ کیا کرتے ہیں۔ حاشا و کلا ہماری غرض مودودی صاحب اور ان کی جماعت سے کوئی مخاصمت نہیں ہے۔ ہم صرف ان نظریات اور طریق کار کی غلطیاں اور ان غلطیوں کی وجہ سے تبلیغ و اشاعت اسلام میں جو رکاوٹیں پیدا ہوتی ہیں۔ ان کا اظہار کرنا چاہتے ہیں۔ اور ایسا ہم اپنا فرض منصبی سمجھ کر کرتے ہیں۔ جہاں تک عقائد کا سوال ہے۔ یہ معاملہ کوئی مشکل نہیں ہے۔ ہر ایک شخص مختار ہے۔ جو چاہے عقیدہ رکھے۔ اور اس کا اظہار کرے۔ اسلام میں سیاسی لحاظ سے کسی کا وہی عقیدہ تسلیم کرنا لازمی ہے جو وہ ظاہر کرتا ہے۔ کوئی فرد یا گروہ حتیٰ کہ حکومت کو بھی یہ اختیار نہیں۔ کہ وہ اس سے انکار کرے۔ اور کسی کے ذمہ ایسا عقیدہ لگائے۔ جس کو وہ خود تسلیم نہیں کرتا۔ چنانچہ اگر مودودی صاحب یہ کہیں۔ کہ وہ مسلمان ہیں۔ تو انہیں مسلمان ہی ماننا پڑیگا۔ اور سیاسی سطح پر ان سے ایک مسلمان کا سا ہی سلوک ہوگا۔ دل میں خواہ کچھ ہو۔ اس کا حال اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ اور اس کا تعلق اللہ تعالیٰ ہی سے ہے۔ وہی اس کی صحیح جانچ پڑتال کر سکتا ہے۔ جب ایک صحابیؓ نے میدان جنگ میں ایک شخص کو کلمہ طیبہ پڑھنے کے بعد بھی قتل کر دیا۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اظہار رنج فرمایا۔ اور صحابیؓ کے اس عذر پر کہ اس شخص نے محض جان بچانے کے لئے ایسا کیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

"کیا تو نے اس کا دل پھاڑ کر دیکھ لیا تھا؟"

یہی اصول ہے۔ جس پر حکومتیں عمل کر کے شہریوں میں امن وامان قائم رکھ سکتی ہیں۔ اور یہی وہ اعلیٰ اصول ہے جسے اب صدیوں کے خون خرابہ کے بعد جا کر کہیں جمہوریتوں کو تسلیم کرنا پڑا ہے۔ یہ حق انسان کے ان بنیادی پیدائشی حقوق میں سے ہے۔ جو اہم ترین ہیں۔ اور جن کو تسلیم کئے بغیر دنیا میں امن قائم نہیں رہ سکتا۔ اس حق کو تسلیم کرتے ہوئے اور اس کو لازمی سمجھتے ہوئے یہ بھی لازماً تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ کسی شخص کو اپنا عقیدہ دوسروں پر ٹھونسنے کا حق نہیں ہے۔ اور نہ کوئی اپنے عقیدہ کے اظہار کا کوئی ایسا طریق اختیار کر سکتا ہے۔ جو دوسروں پر جبر واکراہ کا مترادف ہو چنانچہ مودودی صاحب یہ عقیدہ تو رکھ سکتے ہیں۔ کہ اسلام کو سب دینوں پر غالب کرنا چاہیئے۔ اور اس کی تکمیل کے لئے پُرامن ذرائع بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ لیکن ان کو یہ حق نہیں ہے۔ کہ حکومتی اقتدار پر بالجبر قبضہ کر کے اسلام کو دوسروں پر بزور شمشیر یا قانوناً ٹھونسیں۔ یہ طریق کار صرف فراعین ہی استعمال کرتے ہیں۔ کوئی عوامی یا اسلامی حکومت اختیار نہیں کر سکتی۔

الغرض اصل قابل اعتراض چیز عقیدہ نہیں بلکہ اپنے عقیدہ کی اشاعت و تبلیغ کا طریق کار ہے۔ جس طریق کار میں ذرا سا بھی جبر و اکراہ کا اشتباہ پایا جاتا ہو۔ وہ اسلام میں مردود ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں ہے۔ لا اکراہ فی الدین۔ دین میں کوئی جبر نہیں۔ اس میں یقیناً قانونی جبر بھی شامل ہے۔ اگر کوئی حکومت یہ قانون بنائے۔ کہ جو شخص بت پوجیگا۔ یا اگر کوئی مسلمان عیسائی ہو جائے گا۔ تو اس کو قتل کر دیا جائیگا۔ تو یہ قرآن کریم کے حکم کی صریح خلاف ورزی ہے۔ اور ایسا قانون لادینی قانون ہے۔ نہ کہ اسلامی۔ بلکہ یہی اسلام کے چہرے پر گرد و غبار ہوگا۔ جس کو دور کرنا ضروری ہے۔ اور جس کو ہم دُور کرنا چاہتے ہیں۔

ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ مودودی صاحب اس مرض میں مبتلا ہیں۔ چنانچہ ایک حوالہ ملاحظہ ہو:۔

"لا اکراہ فی الدین کے معنی یہ ہیں۔ کہ ہم کسی کو اپنے دین میں آنے کے لئے مجبور نہیں کرتے۔ اور واقعی ہماری روش یہی ہے۔ مگر جس نے آکر واپس جانا ہو۔ اسے ہم پہلے خبردار کر دیتے ہیں۔ کہ یہ دروازہ آمدورفت کے لئے کھلا ہوا نہیں ہے۔ لہٰذا اگر آتے ہو۔ تو یہ فیصلہ کر کے آؤ۔ کہ واپس نہیں جانا ہے۔ ورنہ براہِ کرم آؤ ہی نہیں۔ کوئی بتائے اس میں تناقض کیا ہے؟ بلاشبہ ہم نفاق کی مذمت کرتے ہیں۔ اور اپنی جماعت میں ہر شخص کو صادق الایمان دیکھنا چاہتے ہیں۔ مگر جس شخص نے اپنی حماقت سے خود اس دروازے میں قدم رکھا۔ جس کے متعلق اسے معلوم تھا۔ کہ وہ جانے کے لئے کھلا ہوا نہیں ہے۔ وہ اگر نفاق کی حالت میں مبتلا ہوتا ہے۔ تو یہ اس کا اپنا قصور ہے۔ اس کو اس حالت سے نکالنے کے لئے ہم اپنے نظام کی برہمی کا دروازہ نہیں کھول سکتے۔ وہ اگر ایسا ہی راستی پسند ہے۔ کہ منافق بن کر نہیں رہنا چاہتا۔ بلکہ جس چیز پر اب ایمان لایا ہے۔ اس کی پیروی میں صادق ہونا چاہتا ہے۔ تو اپنے آپ کو سزائے موت کے لئے کیوں نہیں پیش کرتا۔"

(رسالہ ارتداد کی سزا اسلامی قانون میں)

یہاں دیکھئے آپ نے قرآن کریم کی آیت لا اکراہ فی الدین میں کیا من بھاتے معنی بھرے ہیں۔ جس کا الفاظ میں ذرا بھی اشارہ موجود نہیں ہے۔ یہ گرد و غبار ہے۔ جو انہوں نے اپنے دل سے اٹھا کر یا لادینی تحریکوں سے لے کر اسلام کے منور چہرے پر ڈالنے کی کوشش فرمائی ہے۔

الغرض ہم مودودی صاحب کو بطور ایک مریض کے طلباء اسلام کے سامنے پیش کر کے اس مرض کی موٹی موٹی علامتیں ان کے ذہن نشین کرانے کی سعی کرتے ہیں۔ ورنہ ہمارا خدا جانتا ہے۔ ہمیں مودودی صاحب کی ذات سے ذرا بھی پرخاش نہیں ہے۔ اور نہ ہمیں اس سے بحث ہے۔ کہ وہ دل سے مسلمان ہیں یا نہیں۔ چونکہ وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ زبان سے پڑھتے ہیں۔ بطور ایک شہری کے ہمیں انہیں سیاسی لحاظ سے مسلمان ہی تسلیم کرنا پڑتا ہے ہمارا فیصلہ ان کے ظاہر پر ہی ہو سکتا ہے۔ باطن پر نہیں ہو سکتا۔ صرف کلمہ توحید زبان سے پڑھنے سے ایک اسلامی حکومت میں ان کے تمام وہ سیاسی حقوق محفوظ ہیں۔ جو ایک مسلمان کو حاصل ہو سکتے ہیں۔ اور ہم ان کے یہ حقوق دلوانے کے لئے دلیری سے کھڑے ہوں گے۔ البتہ ازروئے اسلام ہم کسی کی ایسی سرگرمی میں حمایت نہیں کر سکتے۔ جس کو اسلام بھی بغاوت قرار دیتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی فرد یا جماعت ایسی سرگرمی دکھائے۔ جس کا ذکر پاکستان کے گورنر جنرل میجر جنرل سکندر مرزا نے اپنی ایک حالیہ تقریر میں کیا ہے۔ تو ہم حکومت کو حق بجانب سمجھیں گے۔ کہ وہ اس کا سختی سے انسداد کرے۔ کیونکہ اسلام میں (الفتنۃ اشد من القتل) فتنہ قتل سے زیادہ شدید جرم ہے۔ اور کوئی آزاد سے آزاد جمہوریت ایسی سرگرمیوں کو برداشت نہیں کر سکتی۔ گورنر جنرل نے کہا ہے:۔

"ملک میں ایسی جماعتیں بھی ہیں۔ جو اس قدر اخلاقی تنزّل کا شکار ہو گئی ہیں۔ کہ وہ اپنے ہی ملک کے خلاف غیر ملکی تنظیموں کو کارٹون اور مضامین بھیجنے سے بھی دریغ نہیں کرتیں۔

جو لوگ غدارانہ سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ وہ کسی کی نمائندگی نہیں کرتے۔ بلکہ وہ اپنی ذات کی نمائندگی کرتے ہیں۔ حکومت ایسے افراد اور ایسی تنظیموں کے خلاف انتہائی اقدام کرنے میں حق بجانب ہوگی۔ .... میں عوام سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ اس بات کا خیال رکھیں۔ کہ ایسے افراد اور ایسی تنظیمیں ملک میں نشوونما نہ پا سکیں۔"

(نوائے پاکستان ۲۸ جنوری ۱۹۵۶ء)

جلسۂ یوم مصلح موعود

جماعت ہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ۲۰ فروری ۱۹۵۶ء کو بروز سوموار اپنی اپنی جگہ پر نہایت ذوق و شوق سے اور پوری تنظیم اور وقار کے ساتھ جلسہ ہائے یوم مصلح موعود منعقد کریں۔ (ناظر رشد و اصلاح ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

ریاستہائے متحدہ امریکہ کے احمدی احباب کے نام

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ریاستہائے متحدہ امریکہ کے نام انگریزی زبان میں ایک پیغام ارسال فرمایا ہے۔ اس میں وصیت کے نظام اور اس کے عظیم الشان مقصد پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ نیز امریکہ میں وصیت کی تحریک جاری کرنے کے سلسلہ میں بعض تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔ حضور ایدہ اللہ کے پیغام کا ترجمہ ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے (ادارہ)

میرے امریکہ کے عزیز بھائیو!

جیسا کہ آپ سب کو معلوم ہوگا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی وفات سے دو سال قبل وصیت کے طور پر ضروری ہدایات اس دستاویز کی شکل میں شائع فرما دی تھیں جو "الوصیت" کے نام سے موسوم ہے۔ یہ دستاویز بہت اہم ہے۔ ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ اس کا ضرور مطالعہ کرے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ سب نے اس کا انگریزی ترجمہ بغور مطالعہ کر لیا ہوگا۔ اگر اس کا انگریزی ترجمہ آپ لوگوں کو بآسانی دستیاب نہ ہو سکتا ہو۔ تو میں برادرم خلیل احمد ناصر کو ہدایت کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے ساتھیوں کی مدد سے "الوصیت" کا جلد از جلد ترجمہ کر کے آپ سب میں اسے تقسیم کرا دیں۔ مجھے یقین ہے کہ اس دستاویز کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ میں سے ہر ایک میں یہ شدید خواہش پیدا ہوگی۔ کہ وہ بھی اس عظیم الشان تحریک میں جو اس میں بیان کی گئی ہے۔ اور جو اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے نہایت درجہ اہمیت کی حامل ہے شامل ہونے کی سعادت حاصل کرے۔

اس دستاویز کا مطالعہ کرنے پر آپ لوگوں کو معلوم ہوگا کہ اس میں جو سکیم بیان کی گئی ہے۔ اس کے مطابق جماعت کے ہر اس فرد سے جو اس میں حصہ لینا چاہتا ہے۔ یہ مطالبہ کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنی جائداد کے دسویں حصہ یا جائداد کی قیمت کے دسویں حصہ کے برابر نقد رقم بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرے۔ یا اگر اس کی کوئی قابل ذکر جائداد نہ ہو۔ تو وہ اپنی زندگی میں اپنی ہفتہ وار یا ماہوار آمد کا دسواں حصہ اشاعت اسلام اور انسانی فلاح و بہبود کی خاطر صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتا رہے۔ یہ ضروری ہے۔ کہ اس تحریر میں جو جائداد کی وصیت کے طور پر لکھی جائے۔ یا جس کے ذریعہ چندہ وصیت کی ادائیگی کا وعدہ کیا جائے۔ یہ امر بالصراحت مذکور رہے۔ کہ جائداد کی وصیت یا چندہ وصیت کی ادائیگی ان میں سے جو بھی صورت ہو۔ ہر قسم کی شرائط اور پابندیوں سے آزاد ہوگی۔ اور موصی یا اس کے وارث یا اس کے مقرر کردہ منتظم وصیت کردہ جائداد یا آمدنی کے مصرف یا خرچ پر کوئی اعتراض نہ کر سکیں گے۔ صدر انجمن احمدیہ یا کوئی اور با اختیار ادارہ جو اس سلسلہ میں قائم کیا جائے اس تحریک کے اغراض و مقاصد کے تحت جائداد یا وصول شدہ چندہ جات کو خرچ کرنے کا پوری طرح مجاز ہوگا۔

بہ تمام و کمال اور بغور مطالعہ کرنے کے بعد اس دستاویز کا عظیم الشان مقصد اور اس کی اغراض آپ لوگوں کو معلوم ہو جائیں گی۔ تاہم میں برادرم خلیل احمد ناصر کو ہدایت کرتا ہوں۔ کہ وہ اس بات کا انتظام کریں کہ آپ کے مختلف مراکز میں سلسلہ کے نمائندے "الوصیت" کا مقصد اور اس کی اغراض تفصیل کے ساتھ آپ لوگوں کو سمجھا دیں۔ "الوصیت" کے منشاء کے مطابق ریاستہائے متحدہ امریکہ کی جماعت احمدیہ جتنی جلدی ممکن ہو سکا کسی مرکزی علاقے میں ایک موزوں قطعہ زمین خریدنے کا انتظام کرے گی۔ یہ قطعہ زمین قبرستان کے طور پر ان لوگوں کے لئے مخصوص ہوگا جو "الوصیت" میں بیان کردہ شرائط اور ان قواعد کے مطابق جو امام جماعت احمدیہ اور صدر انجمن اور تحریک جدید کی طرف سے نافذ ہوں۔ وصیت کریں گے۔ مجھے یقین ہے کہ ریاستہائے متحدہ میں ایک دفعہ جاری ہونے کے بعد یہ سکیم انشاء اللہ تقویت حاصل کرے گی۔ اور رفتہ رفتہ تمہارے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں ہم وطن اس میں شامل ہو جائیں گے اور اس طرح ان لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ جو اپنی مساعی اور اپنی آمدنیوں اور جائیدادوں کا ایک معقول حصہ "الوصیت" کے اغراض و مقاصد کے لئے وقف کریں گے۔

جوں جوں ایسے مخلص اور فدائی احمدیوں کی تعداد بڑھے گی۔ اس امر کی ضرورت محسوس ہوگی کہ ملک کے مختلف حصوں میں ایسے ہی قبرستان قائم کئے جائیں۔ چنانچہ حسب ضرورت مختلف اوقات میں ایسے قبرستانوں کا قیام عمل میں آتا رہے گا۔

ایسی وصیت کردہ جائداد سے اس کی فروخت یا چندہ جات سے جو آمدنی ہوگی اس کو حسب ذیل طریق پر خرچ کیا جائے گا۔

(الف) اس آمدنی کا نصف حصہ مرکزی اداروں کو چلانے اور دنیا بھر میں اشاعت اسلام کا کام کرنے کے لئے صدر انجمن احمدیہ کو ارسال کیا جائیگا۔ اس میں امریکہ بھی شامل ہوگا۔ کیونکہ امریکہ میں ابھی لمبے عرصہ تک اسلام کے ایسے خادموں کی ضرورت محسوس ہوتی رہے گی۔ جو خاص طور پر مرکز کے تربیت یافتہ ہوں۔ وہ مرکزی ادارے جن کے ذمہ اشاعت اسلام کا کام ہے صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید ہیں دنیا کے مختلف حصوں میں تبلیغ اسلام کی غرض سے مذکورہ بالا آمدنی کا جو حصہ مرکز میں ارسال کیا جائے گا اسے امام جماعت احمدیہ کی ان ہدایات کے مطابق جو وہ وقتاً فوقتاً جاری کریں گے۔ ان دونوں اداروں میں تقسیم کیا جائے گا۔

(ب) آمدنی کے باقی نصف حصے میں سے تین چوتھائی رقم ریاستہائے متحدہ میں تبلیغ اسلام پر خرچ کی جائے گی۔ باقی کی چوتھائی رقم ہمارے غریب اور پسماندہ بھائیوں کی فلاح و بہبود کے لئے وقف ہوگی جہاں کہیں بھی ایسے بھائی ہوں گے۔ ان پر یہ رقم خرچ کی جائے گی۔ اور اس ضمن میں ان کی تعلیم و تربیت کے انتظام کو مقدم رکھا جائے گا۔

جونہی جماعت کے نمائندوں کی طرف سے مجھے یہ اطلاع ملے گی۔ کہ آپ لوگوں میں سے ایک خاصی تعداد ایسے احباب کی ہے۔ جو "الوصیت" کی بیان کردہ تحریک میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ میں ایک کمیٹی قائم کرنے کا انتظام کروں گا۔ اس کے قیام کا مقصد یہ ہوگا۔ کہ اس سکیم کے تحت اولین قبرستان کے لئے جگہ منتخب کی جائے۔ اور اس سکیم پر عملدر آمد کے لئے ضروری اور ابتدائی انتظامات کئے جائیں۔ اور اس امر کا اہتمام کیا جائے۔ کہ اس سکیم اور اس کے مقاصد کو موثر طریق پر ہمیشہ کے لئے جاری رکھا جا سکے۔ ہر وہ شخص جو وصیت کرے گا۔ یا اس سکیم کے قواعد کے بموجب کم سے کم شرح کے مطابق چندہ دینے کا وعدہ کریگا وہ اس شرط پر کہ اس کی وصیت پوری ہو جائے یا حسب قواعد چندہ جات کی ادائیگی عمل میں آ جائے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اصلاح نفوس کیلئے بارگاہ رب العزت میں دعا

"دعا کرتا ہوں اور جب تک مجھ میں دم زندگی ہے کئے جاؤں گا۔ اور دعا یہی ہے کہ خدا تعالیٰ میری اس جماعت کے دلوں کو پاک کرے۔ اور اپنی رحمت کا ہاتھ لمبا کر کے ان کے دل اپنی طرف پھیر دے۔ اور تمام شرارتیں اور کینے ان کے دلوں سے اٹھا دے۔ اور باہمی سچی محبت عطا کرے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ دعا کسی وقت قبول ہوگی۔ اور خدا میری دعاؤں کو ضائع نہیں کرے گا۔"

(شہادۃ القرآن)

ان دونوں صورتوں میں اسباب کا حقدار ہوگا کہ اسے ایسے قبرستانوں میں سے کسی ایک قبرستان میں کوئی کیا جائے۔ جو ریاستہائے متحدہ امریکہ میں اس غرض کے لئے قائم کئے جائیں گے۔ اور اس صورت میں کہ اس کی وفات ہندوستان میں واقع ہو۔ تو وہ قادیان کے قبرستان میں یا اگر پاکستان میں ہو تو ربوہ کے قبرستان میں دفن ہو سکے گا۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ اس کی نعش ان قبرستانوں میں سے کسی ایک قبرستان تک پہنچانے کے اخراجات اس کے اپنے ترکہ یا جائیداد میں سے پورے کئے جائیں۔ اور اس کی راہ میں کوئی قانونی یا کوئی اور روک حائل نہ ہو وصیت یا چندہ جات کے وعدے کے ضمن میں جو تحریر لکھی جائے گی۔ اس میں یہ صراحت کی جائے گی۔ کہ اس شرط کے پورا نہ ہو سکنے کا یہ مطلب نہ ہوگا۔ کہ وصیت کو ناجائز یا خلاف قاعدہ قرار دیا جا سکے گا۔ یا اس کی جائز یا قانونی حیثیت پر کوئی حرف آسکے گا یا ادا کردہ چندوں کے بارے میں کسی مطالبہ یا دعوے کا جواز پیدا ہو سکے گا۔ صدر انجمن ایسے تمام اشخاص کے نام جنہوں نے اس سکیم میں شامل ہونے کے بعد اس کی تمام شرائط کو پورا کر دیا ہوگا۔ قادیان یا ربوہ کے قبرستانوں میں مناسب جگہ پر کندہ کرانے کا انتظام کرے گی۔ نیز ان کے نام ایک ریکارڈ کی شکل میں بھی محفوظ رکھے جائیں گے۔ جن کی نقول بڑے بڑے احمدیہ سنٹرز میں بھی رکھی جائیں گی۔ تاکہ احمدیوں کی آئندہ والی نسلوں کو اپنے ان وفات یافتہ بھائیوں کی روحوں کے واسطے دعا کی تحریک ہوتی رہے۔ جنہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے اموال کو اسلام اور انسانیت کی خدمت کے لئے وقف کیا۔

یہ امر بہت ضروری ہے کہ اس بارے میں پوری احتیاط لازم ہے کہ اس تمام سکیم پر عملدرآمد کے وقت ریاستہائے متحدہ امریکہ کے رائج الوقت قوانین کو پوری طرح ملحوظ رکھا جائے تا اس بنا پر کسی وقت بھی کوئی اعتراض پیدا ہو کہ اس سکیم یا اس کے مقاصد کو ناکام نہ بنا سکے۔

جیسا کہ "الوصیت" میں لکھا گیا ہے وصیت کی اس سکیم کے ذرائد اور رنگ میں بھی ظاہر ہونگے اور بالآخر یہ انسانیت کے کمزور طبقوں کو معاشی اور روحانی فلاح و بہبود اور خوشحالی کو ترقی دینے کا ذریعہ ثابت ہوگی۔ کوئی نظام بھی جس کی بنیاد جبر و اکراہ پر ہو اس مقصد میں کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔ الوصیت میں جو سکیم پیش کی گئی ہے۔ خالصۃً طوعی اور رضاکارانہ ہے۔ اور خدمت اسلام کے ایک اجر کا درجہ رکھتی ہے۔ اس لحاظ سے جو اخلاقی اور روحانی فوائد اس تحریک کے ساتھ وابستہ ہوں گے۔ تمام دوسرے نظام ان سے محروم ہیں۔

رفتہ رفتہ ایک ملک کے بعد دوسرا ملک اس تحریک کو اپنانے کے لئے آگے آتا رہے گا۔ اور اس طرح ان لوگوں کی طرف سے جو اس سکیم کے ذریعہ روحانی اخلاقی اور مادی فوائد سے متمتع ہوں گے۔ دنیا میں خدا کا نام بلند ہوتا رہے گا۔

اس تحریک پر پاکستان اور ہندوستان میں پہلے سے عمل ہو رہا ہے۔ میری خواہش ہے اور میں اس کے لئے دعا بھی کرتا ہوں کہ تحریک کو اپنانے والے ممالک میں سے امریکہ تیسرا ملک ثابت ہو اور اس طرح وہ وسیع سے وسیع تر پیمانے پر انسانیت کی فلاح و بہبود اور اس کی ترقی کی بنیادیں استوار کرنے میں حصہ لے۔ آمین

برادران! ہم کمزور اور ناتواں ہیں۔ لیکن ہمارا خدا طاقتور اور ہمہ قوت ہے ہمارے بس میں کچھ نہیں ہے۔ لیکن وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ یقین رکھو کہ اس کی مدد تمہاری طرف دوڑی آرہی ہے۔ بلاشبہ وہ خود تمہارے دروازے پر کھڑا ہے۔ اور اندر داخل ہونا چاہتا ہے۔ پس اٹھو اور اپنے دروازے کھول دو تاکہ وہ اندر آجائے۔ جب وہ تمہارے گھروں میں داخل ہو جائے گا۔ اور تمہارے دلوں میں سما جائے گا۔ تو زندگی تمہارے لئے مسعود ہو جائے گی اور دنیا میں تم اسی طرح عزت دئے جاؤ گے۔ جس طرح آسمانوں میں اس کو عزت اور عظمت حاصل ہے۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔

—— آمین ——

دو مفید کتابیں —— اصحاب احمد اور بشارات رحمانیہ

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

اس وقت جماعت احمدیہ کے دو مخلص دوست سلسلہ احمدیہ کے متعلق دو مفید کتابیں لکھکر شائع کر رہے ہیں۔ ایک کتاب کا نام اصحاب احمد ہے جو ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے درویش قادیان لکھ رہے ہیں۔ اور اس کے دو حصے شائع بھی ہو چکے ہیں۔ اور باقی زیر تصنیف ہیں۔ دوسری کتاب جس کا نام بشارات رحمانیہ ہے۔ مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر ڈیرہ غازیخاں سے شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ یہ اس کتاب کی دوسری جلد ہے۔ ہر دو کتابیں اصولی طور پر بہت مفید اور ضروری معلومات پر مشتمل ہیں۔

اصحاب احمد میں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاص خاص صحابہؓ کے روح پرور حالات درج ہیں۔ جن میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ انہیں کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شناخت کی طرف راہنمائی ہوئی۔ اور انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کیا کیا نشانات دیکھے اور ان کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ کیا مخلصانہ اور فدائیانہ تعلق تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انکے ساتھ کیا مربیانہ اور مشفقانہ سلوک تھا اور ان کے کیا کیا نیک اوصاف ہیں جن کی جماعت کو اقتداء کرنے اور ان کے رنگ میں رنگین ہونے کی ضرورت ہے

دوسری طرف کتاب بشارات رحمانیہ میں ان کشوف اور رویا اور الہامات کا ذکر ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے متعلق مختلف دوستوں کو ہوئے۔ اور جن کے ذریعہ انہوں نے اور ان کے دوستوں اور عزیزوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کرنے کی توفیق پائی۔ یا قبول کرنے کے بعد وہ ان کے لئے مزید تقویت ایمان کا موجب ہوئے۔ اس سے ظاہر ہے کہ دونوں کتابیں اصولاً مفید اور روح پرور مضامین پر مشتمل ہیں۔

دوستوں کو یہ کبھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ جہاں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے لئے معقولی اور منقولی دلائل کے شائع کرنے کی ضرورت ہے۔ وہاں غالباً اس سے بھی بڑھ کر ان روحانی شواہد اور تائیدات الٰہیہ کی اشاعت کی ضرورت ہے۔ جو عقلی دلائل کی نسبت بھی دلوں میں زیادہ گھر کرنے والی ہیں۔ اسی واسطے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی معرکۃ الآراء تصنیف حقیقۃ الوحی تصنیف فرمائی۔ جس میں منقولی اور معقولی دلائل کی بجائے اس قسم کے روحانی شواہد اور تائیدات الٰہیہ پر زیادہ زور دیا گیا۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہمارے دوست ان ہر دو کتابوں کی اشاعت میں حصہ لے کر نہ صرف اپنے ایمانوں میں روشنی اور جلا پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ بلکہ غیر از جماعت اصحاب میں بھی ان کی اشاعت کر کے انہیں ان روحانی خزائن سے متمتع ہونے کا موقعہ دیں گے۔ جن کا اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود کی بعثت کے ذریعہ دروازہ کھولا گیا ہے۔ دوسری طرف میں ان کتابوں کے مصنفین سے بھی توقع رکھتا ہوں کہ وہ اپنی اپنی کتابوں میں صرف صحیح روایات اور سچے اور ثابت شدہ واقعات درج کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور کچی اور سنی سنائی باتوں سے اجتناب رکھیں گے تاکہ ان کی کتابیں ان برکات سے متمتع ہوں۔ جو خدا کی طرف سے ہمیشہ صداقت کے ساتھ وابستہ رہی ہیں۔

مرزا بشیر احمد ربوہ ۶/۲/۵۶

امتحانات میں شریک ہونیوالوں کے لئے درخواست دعا

مختلف امتحانات قریب آرہے ہیں جماعت کے بہت سے نوجوانوں اور بچوں کی طرف سے نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواستیں برائے اشاعت موصول ہو رہی ہیں۔ سب درخواستیں تو بوجہ عدم گنجائش شائع نہیں ہو سکتیں۔ احباب و بزرگان سلسلہ عمومی طور پر ان سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔

الفضل کا مصلح موعود نمبر

یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر الفضل کا ایک خاص نمبر شائع کیا جا رہا ہے۔ اس نمبر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی وہ روح پرور غیر مطبوعہ تاریخی تقریر دی جا رہی ہے۔ جو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے دعوے مصلح موعود کے بعد ہوشیارپور کے تاریخی جلسہ میں ۲۰ فروری ۱۹۴۴ء کو فرمائی تھی۔

ایجنٹ حضرات ابھی سے مطلع فرما دیں کہ انہیں اس خاص نمبر کی کس قدر زائد کاپیاں درکار ہوں گی۔ اس خاص نمبر کی قیمت چار آنے ہوگی نیز مشتہرین حضرات بھی اس نمبر کے لئے اپنے اشتہار جلد بھجوا دیں تاکہ انہیں مناسب جگہ دی جا سکے۔

(مینیجر الفضل)

جماعت احمدیہ اور اصلاحِ اخلاق و اعمال

(از مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقفِ زندگی)

(۳)

تربیتِ اولاد

ساتواں امر جس پر ہم کو خاص طور پر زور دینے اور عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ تربیتِ اولاد ہے۔ یاد رکھیئے۔ بچپن کا زمانہ ایک نہایت ہی نازک زمانہ ہوتا ہے۔ اگر اس زمانہ میں انسان کی صحیح رہنمائی نہ کی جائے۔ تو آئندہ چل کر کیا تعجب کہ انسان اپنی زندگی کو ایسی شاہراہ پر گامزن کردے۔ جس کا انجام بجز ذلت و ہلاکت کے اور کچھ نہ ہو۔ ایسے ہی امور کے پیشِ نظر ہمارے سید و مولیٰ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے۔ کہ ہم نو مولود کے کان میں اذان کے پُر حکمت کلمے پہنچائیں۔ اور صغر سنی میں ہی اسے نیکی اور بدی کی راہوں سے آگاہ کردیں۔ تا ہوش سنبھالتے ہی بچہ بجائے بدعنوانیوں کا شکار ہونے کے نیکی کو اپنا شعار بنا سکے۔ اس امر کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہمارے حکیم خدا تعالےٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے۔ کہ

قوا انفسکم و اھلیکم نارًا

(سورۃ التحریم ع ۱)

یعنی نہ صرف تم ہی اپنے تئیں آگ سے بچاؤ بلکہ اپنی اولاد اور نسل کو بھی آگ سے بچانے کے لئے ان کی ایسی تربیت کرو۔ کہ وہ بھی ہلاکتوں کے دروازہ سے کنارہ کش ہو کر نیکی کی شاہراہ پر قدم ماریں۔

اس سلسلہ میں ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اپنے بچوں کو شروع سے ہی قرآن کریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مقدس احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ آپ کے خلفاء اور سلسلہ کے بزرگوں کی بصیرت افروز کتب پڑھنے کا شوق پیدا کریں۔ اور انہیں اخلاقِ فاضلہ اور اعمالِ حسنہ بجا لانے کی ترغیب دیتے رہیں۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین اللّٰھم آمین)

درسِ ایثار و قربانی

آٹھواں امر جو ہر وقت ہمارے مدِّ نظر رہنا چاہیئے۔ وہ قومی اور ملی مفاد کی خاطر ہر قسم کی قربانیاں ہیں۔ جس عظیم الشان روحانی مقصد کی تکمیل کے لئے جماعت احمدیہ معرضِ وجود میں آئی ہے۔ وہ مقصد نہایت ہی اہم اور اپنے اندر ہزارہا قسم کی قربانیاں اور عملی مجاہدات رکھتا ہے۔ جب تک جماعت کے افراد ان مجاہدات اور قربانیوں کو سرانجام نہیں دیتے۔ اس وقت تک حصولِ مقصد میں کامیابی ناممکنات میں سے ہے۔

اس لئے ضرورت ہے کہ ہر احمدی بھائی اور بہن اپنی ضروریات کو نظر انداز کرتے ہوئے دینی ضروریات کو مقدم کرے۔ اور سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مطالبات پر لبیک کہتے ہوئے قربانیوں کے میدان میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرے۔ اور مرکزی چندوں کو باشرح اور بروقت ادا کرتا رہے۔ تا کہ جہاں ان قربانیوں کی وجہ سے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہم اجرِ عظیم کے پانے والے ہوں۔ وہاں اسلام کی شان و عظمت کے مبارک زمانہ کو بھی ان قربانیوں کی بدولت ہم قریب تر لانے والے ہوں۔ آمین یا رب العالمین۔

تبلیغِ دین

نواں امر تبلیغِ دین ہے۔ اس میں شک نہیں کہ تبلیغی لحاظ سے اس زمانہ میں بفضلہ تعالےٰ جماعت احمدیہ نے اپنی دھاک بٹھا دی ہے۔ لیکن اے احمدی بزرگو، بھائیو اور بہنو! جب تک ساری دنیا میں ہی اسلام کی شان و شوکت کا ڈنکا نہیں بج جاتا۔ اور گھر گھر میں نورِ محمدی کی شمعیں روشن نہیں ہو جاتیں۔ اس وقت تک ہمارا یہ خیال کر لینا کہ ہم اپنا تبلیغی کام سرانجام دے بیٹھے ہیں۔ یقیناً ایک خوش فہمی کے مترادف ہے۔ ہم نے تو ساری قوموں اور ملکوں کو پرچمِ اسلام تلے لانا ہے۔ ہم نے تو بحر و بر سے نعرۂ توحید کی صدا ابھی بلند کروانا ہے۔ ابھی تو لاکھوں بلکہ کروڑوں روحیں ہیں۔ جو تاحال اسلام کے نورانی چہرہ سے ناآشنا ہیں۔ انہیں ہم نے آشنا کرنا ہے۔ یہی نہیں بلکہ ہم نے تو سارے ہی ابنائے آدم کی اصلاح و تربیت کا کام کرنا اور انہیں درسِ روحانیت دینا ہے۔ پھر کیونکر یہ سمجھ لیا جائے کہ ہمارا کام جلد تر ختم ہو گیا۔

بھائیو اور بہنو ہمارا کام تو رہتی دنیا تک باقی ہے۔ اس لئے تیز گام ہو جاؤ۔ کہ منزلِ مقصود ابھی دور ہے۔ بہت کٹھن اور پُر خطر راستہ ہے۔ قسم قسم کی مشکلات و مصائب ہماری راہ میں حائل ہیں۔ آؤ کہ ہم ایک نئے عزم اور ایمانی جذبہ کے ماتحت خلیفۂ وقت کے سامنے اس امر کا اقرار اور عہد کریں۔ کہ اے ہمارے روحانی آقا! ہم تبلیغِ دین کے لئے پہلے سے زیادہ وقت نکالیں گے۔ اور اپنی زندگیوں تک کو اعلائے کلمۃ الحق کے لئے وقف کر دیں گے۔ اور اپنی اولادوں اور آئندہ نسلوں کو بھی یہی تلقین کرتے جائیں گے۔ کہ وہ بھی اسلام کے لئے ہر قسم کی قربانیاں کرنے کے لئے تیار رہیں۔ کیونکہ ہمارا خالق و مالک خدا اپنی پاک کتاب قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کہ :۔

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینھون عن المنکر (آل عمران ع ۱۱)

یعنی اے لوگو! تم میں ہمیشہ ہی ایک ایسی جماعت ہونی چاہیئے۔ کہ جو نیکی کی طرف (لوگوں کو) بلائے اور اچھے کاموں کا حکم دے۔ اور برائی سے منع کرے"۔

نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ کہ :۔

"عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اسی وقت کو غنیمت سمجھو۔ کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئیگا۔ تم ایسے برگزیدہ نبی کے تابع ہو کر کیوں ہمت ہارتے ہو۔ تم اپنے وہ نمونے دکھلاؤ۔ جو فرشتے بھی آسمان پر تمہارے صدق و وفا سے حیران ہو جائیں۔ اور تم پر درود بھیجیں۔" (کشتی نوح)

خلیفۂ وقت اور مرکزِ احمدیت سے وابستگی

دسواں امر جو جماعت احمدیہ کے ہر مخلص زن و مرد میں پایا جانا ضروری ہے۔ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور مرکزِ احمدیت سے سچی عقیدت اور حقیقی وابستگی ہے۔ جب تک یہ امر جماعت میں کارفرما نہ ہو۔ کہ ہم نے خلیفۂ وقت اور مرکزِ احمدیت سے دلی محبت اور تعلق پیدا کرنا ہے۔ اس وقت تک جماعت کے اندر عمل کی حقیقی اور زندہ روح ہی پیدا نہیں ہو سکتی۔

اگر دیکھا جائے۔ تو دیگر مسلمانوں کے تنزّل اور ادبار کے اسباب میں سے بڑا سبب یہی ہے۔ کہ ان میں کسی واجب الاطاعت امام کی اطاعت اور پیروی کا جذبہ ہی باقی نہیں رہا۔ جس کے باعث ان کے اندر سے مرکزیت کا وجود ہی مفقود ہو چکا ہے۔ اور آج ان کی زندگی شترِ بے مہار کی سی زندگی بن کر رہ گئی ہے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ قومِ مسلم اپنی بدحالی اور بے چارگی پر آٹھ آٹھ آنسو بہا رہی ہے۔ اور اسلام کا شاندار ماضی بھی ان کی موجودہ خستہ حالی پر ماتم کناں ہے۔

اس پُر خطر دور میں خدا تعالیٰ نے پھر چاہا ہے کہ مسلمانوں میں قومی وحدت اور اتحاد پیدا کیا جائے اسی امر کے پیشِ نظر اس نے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ مسیح موعود مہدیٔ مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ حضور نے آکر مسلمانوں کو درسِ وحدت دیتے ہوئے فرمایا ہے۔ کہ یاد رکھو تمہاری کامیابی کا راز واجب الاطاعت امام اور مرکزیت سے وابستگی میں ہی مضمر ہے۔ لیکن آہ! لاکھوں نے ابھی تک اس نکتہ کی حقیقت کو نہ پایا۔ اور اپنی پہلی بدحالی پر ہی قائم چلے آرہے ہیں۔ برعکس اس کے جماعت احمدیہ اس روحانی نکتہ کو سمجھ گئی۔ اور عملی طور پر اس پر کاربند ہو گئی۔ جس کے خوشکن نتائج کو ایک جہان اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہا ہے۔ کہ کس طرح خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اکنافِ عالم میں اس الٰہی جماعت کو ایک خاص وقار اور عظمت حاصل ہو چکی ہے۔

پس اے فرزندانِ احمدیت اور معزز احمدی بہنو! آپ خلیفۂ وقت اور مرکزِ احمدیت سے اور بھی زیادہ سچی اور حقیقی وابستگی پیدا کریں۔ کہ یہی راہ ہماری عظیم الشان کامیابی کی ہے۔ مرکز میں بار بار آئیں۔ اور اپنی اولادوں کو ساتھ لائیں۔ اور اپنے مقدس آقا سیدنا حضرت فضلِ عمر خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے حقیقی معنوں میں روحانی تعلق پیدا کریں۔ اور حضور سے ملتے رہیں۔ "تا آپ کے دلوں میں اور بھی ایمان کی حلاوت اور جلا پیدا ہوتی چلی جائے۔ اور یہ یاد رکھیں۔ کہ خلافتِ ثانیہ کا وجود باجود ہمارے لئے خدا تعالیٰ کی ایک نعمتِ عظمیٰ اور آیۂ رحمت ہے۔ اگر ہم اس سے وابستہ رہے۔ تو یقیناً ہم ہی کامیاب و کامران ہوں گے۔ خدا تعالیٰ ہمیں ہمیشہ ہی اپنی اس نعمتِ عظمیٰ سے وابستہ رہنے کی توفیق بخشے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

(مصباح ربوہ ماہ جنوری ۵۶ء)

انصار اللہ لاہور کا جلسۂ عام

جملہ انصار اللہ لاہور کا جلسۂ عام مورخہ ۵۶/۲/۱۲ بروز اتوار بوقت ۱۰ بجے صبح جودھامل بلڈنگ لاہور میں منعقد ہوگا۔

اس جلسہ میں مرکزی قائد صاحبان انصار اللہ کو بھی نائب صدر صاحب محترم ربوہ سے بلوا رہے ہیں۔ جو احباب سے خطاب فرمائیں گے۔ زیادہ سے زیادہ احباب شامل ہو کر بزرگوں کے خیالات سے مستفیض ہوں۔

زعیم اعلیٰ مجالس انصار اللہ لاہور۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

وکیل المال تحریک جدید نے دعا کی فہرست حضور میں پیش کر دی

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور ایک فہرست ان احباب کرام کی جنہوں نے اپنے وعدے سال ۲۲ کے سو فیصدی ۳۱ جنوری تک وعدہ کے مطابق یا اس تاریخ تک ادا کر دیئے ہیں دعا کے لئے پیش کر دی ہے۔ جن دوستوں نے وعدے پورے کئے ہیں ان کے علاوہ ان کے لئے بھی حضور میں دعا کی درخواست کی ہے جو باوجود کوشش اور جد وجہد وعدے کے ساتھ نہیں ادا کر سکے اور ان کے لئے بھی جو دل میں یہ تڑپ ضرور رکھتے ہیں کہ اپنا وعدہ جلد ادا کریں مگر جیب خالی ہے اللہ تعالیٰ ان کی خواہش پوری کر دے۔ اور ان کے لئے بھی جن کی جیب میں پیسہ تو ہے لیکن جلد ادا کرنے پر ان کے دل میں ہچکچاہٹ اور تذبذب ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو انشراح صدر بخشے۔ اور ایسے تمام احباب کوشش کریں کہ ان کے وعدے ۳۱ مارچ تک سو فیصدی ادا ہو جائیں تا وہ آئندہ سالوں میں بہت بڑی خوشی اور بشاشت سے زیادہ سے زیادہ قربانی کے ساتھ وعدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر سکیں۔

۳۱ مارچ کی وہ تاریخ ہے جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خود مقرر فرمائی تھی اور فرمایا تھا کہ

"میں یہ بھی توجہ دلاتا ہوں کہ جو لوگ وعدے کریں وہ جلد سے جلد ان کو پورا کرنے کی بھی کوشش کریں تا ان کی قربانی سے سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے چاہیئے کہ جو دوست سابقون الاولون میں ہونا چاہیں وہ ۳۱ مارچ تک اپنے چندے ادا کر دیں"!

پس ہر وہ احمدی جو دفتر اول یا دفتر دوم میں وعدہ کر چکا ہے وہ کوشش کرے کہ اس کا وعدہ زیادہ سے زیادہ ۳۱ مارچ تک سو فیصدی ادا ہو جائے۔ وکیل المال تحریک جدید

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا ماہانہ اجلاس

نیا دت کے سال رواں کا دوسرا ماہانہ اجلاس مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۵۶ء بعد از نماز جمعہ مسجد احمدیہ دہلی دروازہ میں منعقد ہوا جس کی صدارت مکرم و محترم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ نے فرمائی۔

تلاوت قرآن کریم۔ عہد دہرانے اور نظم کے بعد خاکسار نے مختلف شعبوں سے متعلق گزشتہ ماہ کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد مکرم قاضی محمد برکت اللہ صاحب ایم۔ اے نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کی ارشاد فرمودہ ہدایات کی روشنی میں خدام کو ایمان علی وجہ البصیرت پیدا کرنے اور احمدیت کے بنیادی عقائد سے واقفیت و دلچسپی رکھنے کے علاوہ مقامی تنظیمی امور پر روشنی ڈالی۔

بعد ازاں محترم شیخ بشیر احمد صاحب نے خدام سے خطاب فرمایا۔ آپ نے خدام کو علم کی دوڑ کے ہر میدان میں نمایاں مقام حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ اپنے دلوں میں خدا تعالیٰ کی سچی محبت پیدا کرو اور اس کا پہلا زینہ قرآن کریم کا مطالعہ ہے۔ اسے بار بار پڑھنے اور سمجھنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی طرف بھی توجہ دو۔ اگر تمہارے کسی عزیز کا خط آئے تو تم اسے بار بار پڑھتے ہو مگر خدا تعالیٰ کے خط یعنی اس کے کلام سے عدم توجہ یہ کتنے افسوس کی بات ہے

بعد ازاں مکرم صدر صاحب نے لمبی دعا فرمائی اور اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

محمود احمد قریشی مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ لاہور

اعلان نکاح

مورخہ ۲۱/۱۲/۵۵ کو میرے بیٹے سید مبارک احمد شاہ صاحب زیدی کا نکاح ایک ہزار روپیہ مہر پر جناب عبد الغنی صاحب قریشی کی دختر امۃ النصیر ناصرہ سے حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے ربوہ میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ آمین

سید محمد حسین شاہ زیدی ایس۔ وی ملٹری فارم شادی پور اوکاڑہ

اعلان

محترم عبد اللطیف صاحب ساکن محلہ واٹر ورکس سیالکوٹ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ جب بھی سیالکوٹ جائیں امیر صاحب جماعت احمدیہ سیالکوٹ ... کو ملیں جو دوست اس اعلان کو پڑھیں وہ ان کو مطلع کر دیں۔ (ناظر امور عامہ ربوہ)

سکیم شعبہ اطفال برائے سال ۵۶-۱۹۵۵ء

جملہ قائدین کرام کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ مرکز کی طرف سے شعبہ اطفال کی سکیم برائے ۵۶-۱۹۵۵ء منظور ہوئی ہے۔ اس کی روشنی میں بعض امور ذیل میں لکھے جا رہے ہیں۔ براہ مہربانی جملہ قائدین اپنی اپنی مجالس میں اس کے مطابق عمل کر کے شکریہ کا موقعہ دیں۔

(۱) جہاں جہاں مجالس خدام الاحمدیہ قائم ہیں وہاں مجالس اطفال کا قیام ضروری ہے اس لئے جہاں پہلے ہی مجلس اطفال قائم ہو فبہا۔ اور جہاں قائم نہیں ہوئی قائدین کرام وہاں مجلس اطفال قائم کر کے مہتمم اطفال کو اطلاع دیں۔

( ) جملہ مجالس اطفال جو قائم ہیں یا اب قائم ہوں وہ اپنا سالانہ بجٹ اسماء وار تیار کر کے بھجوا دیں کیونکہ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر یہ فیصلہ ہوا تھا کہ اطفال کا علیحدہ بجٹ ہوگا۔

(۲) چونکہ ہمارے بچے قیمتی متاع ہیں اور کچھ عرصہ بعد انہوں نے احمدیت کی حفاظت کرنی ہے اس لئے ضروری ہے کہ ان کی پوری تربیت کی جائے تا وہ خود احمدیت کا صحیح نمونہ ہوں اس لئے مندرجہ ذیل امور کا خاص خیال رکھا جائے

ا۔ نمازوں کی نگرانی اور پنجوقتہ نماز باجماعت کا عادی بنانے کی پوری کوشش۔

ب:۔ ننگے سر پھرنے سے اطفال کو روکا جائے۔ نیز پوری کوشش کی جائے کہ ان میں سیگرٹ نوشی کی عادت پیدا نہ ہو۔

ج:۔ یہ نگرانی کی جائے کہ سکول کے اوقات میں کوئی طفل باہر نہ رہے بلکہ پورا وقت مطالعہ پر صرف کرے

د:۔ ہر مجلس میں ماہانہ جلسے اطفال کے منعقد کئے جائیں اور مختلف ذرائع سے ان کو احمدیت کے مسائل یاد کرا دیئے جائیں۔

ھ۔ کوشش کی جائے کہ ہر طفل کو اس کی عمر کے مطابق کچھ قرآن مجید۔ احادیث اور کچھ اشعار درثمین سے یاد ہوں۔

و۔ اجتماعی کھیلوں اور ورزش کا انتظام کیا جائے۔

ز۔ اگر خالد میں کوئی مضمون اطفال کے لئے طبع ہو تو سب اطفال کو پڑھایا جائے یا سنایا جائے۔

امید ہے کہ جملہ قائدین اس پروگرام کو اپنی اپنی مجالس میں جاری کریں گے۔

(ابو المنیر نور الحق مہتمم اطفال ربوہ)

حج بیت اللہ کی تڑپ رکھنے والوں کیلئے خوشخبری

جو احباب امسال حج بیت اللہ کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ کا نمائندہ بن کر جانا چاہیں وہ حسب ذیل پتہ سے مقررہ فارم (ایک آنہ کا ٹکٹ ڈاک بھجوا کر) منگوا لیں۔ تا کہ مجلس جلد از جلد اپنے نمائندہ کا اعلان کر سکے۔

(مہتمم اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

(۱) مکرم بابا کرم دین صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی اور چک ۳۳ ضلع سرگودھا کے سب سے پہلے احمدی تھے۔ بعمر سو سال ۴ فروری کو لائلپور میں وفات پا گئے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعد نماز عصر ان کا جنازہ پڑھا۔ اور مرحوم کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ احباب ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(۲) خاکسار کا بھائی بشیر احمد صاحب ابن حکیم جان محمد صاحب جسونت بلڈنگ لاہور بعمر ۱۹ سال بقضائے الٰہی مورخہ ۳/۲/۵۶ بروز جمعۃ المبارک میو ہسپتال لاہور میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب کرام مرحوم کے بلندی درجات اور والدین کو کیلئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں

(جلال الدین)

اعلان دار القضاء

مکرم منیر احمد صاحب رشید بی اے (بی اے آنرز) مکان نمبر ۹ ارجن گلی قلعہ گوجر سنگھ لاہور پسر میاں محمد اسحٰق صاحب نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ صاحبہ مرحومہ سماۃ رشیدہ بیگم محترمہ کی ذاتی امانت میں جس قدر رقم جمع ہے مجھے دلائی جائے کیونکہ وہ میری رقم ہے۔ اس درخواست پر ان کے والد صاحب موصوف اور تین بھائیوں (جمیل احمد ایاز۔ خلیل احمد۔ ناصر احمد محمود) کی تصدیق ہے۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر اعتراض ہو تو ۳۰ یوم تک اطلاع دیں۔ بعد میں کوئی عذر مسموع نہ ہوگا۔ نوٹ مرحومہ کی امانت میں ۳۹۵/ روپے موجود بتائے گئے ہیں۔ ناظم قضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ

برطانیہ میں ایٹمی توانائی سے اہم تعمیری کام

اس سال موسم بہار کے شروع میں برطانیہ دنیا کا وہ پہلا ملک ہوگا۔ جس کے پاس ایسی مشینیں ہوں گی۔ جو صنعتی ضرورتوں کے لئے قومی بجلی گھر کو بجلی فراہم کریں گی۔ دس برس کی مدت میں برطانیہ کے ایٹمی توانائی کے مرکز کم از کم ۸۰ لاکھ ٹن کوئلہ بچانے لگیں گے۔ اور ۲۰ برس یعنی ۱۹۷۵ء تک ایٹم سے تیار ہونے والی بجلی کی وجہ سے ہر سال چار کروڑ ٹن کوئلہ بچ رہے گا۔ اور اس کے بعد سے جو بھی نئے ایٹمی مرکز تعمیر کئے جائیں گے ان سب کا ایٹمی توانائی پر دار و مدار ہوگا۔ یہ دراصل برطانوی ایٹمی طاقت کے پروگرام کا ہی ایک حصہ ہے جو ان انتہائی اہم صنعتی فیصلوں میں سے ہے جو کسی بھی ملک نے نہیں کئے۔ ابتدائی مرحلہ میں بھی جس کا اعلان فروری ۱۹۵۵ء میں کیا گیا تھا یہ پروگرام ۳۰ کروڑ پونڈ کے منصوبہ پر مشتمل تھا جس سے بجلی کے اس مرکزی ادارہ کے لئے بارہ بڑے بڑے بجلی گھر بنائے جائیں گے۔ جو ملک کو برقی قوت فراہم کرنے کا ذمہ دار ہے۔

یہ تو تھے وہ سرکاری اعداد و شمار جو ایٹمی طاقت کے سلسلہ میں برطانیہ کی کوششوں سے متعلق ہیں۔ لیکن ان سے پوری تصویر سامنے نہیں آتی۔ غیر سرکاری لیکن پر از معلومات اندازوں سے پتہ چلتا ہے کہ اگرچہ پہلے چھ یا سات برس میں پروگرام پر پہلے کی طرح عملدر آمد ہوگا تاہم پہلا اہم مرحلہ اس وقت سے بہت پہلے ہی مکمل ہو جائے گا۔ جس کا پہلے اعلان کیا گیا تھا۔ ایٹمی یونٹوں کے ڈیزائن بہتر بنانے میں نیز جو فنی طریقے استعمال کئے جا رہے ہیں۔ ان میں بھی کافی تیز ترقی دیکھنے میں آ رہی ہے اس سلسلہ میں دھاتوں کی برطانوی صنعتیں بھی اپنے کام سے اس پروگرام میں ممد و معاون ثابت ہو رہی ہیں۔ اور فنی طریقوں کو آگے بڑھانے میں ان کا بھی بڑا ہاتھ ہے۔ برطانوی انجینئروں کا اندازہ ہے کہ جس پروگرام کی تکمیل کا بیس سال میں اعلان ہوا تھا۔ وہ اب پندرہ برس میں ہی مکمل ہو جائے گا۔ اور اس سے بہت پہلے برطانیہ ایٹمی طاقت کے اسٹیشن اور جوہری ایندھن بقیہ دنیا کو فراہم کرنے کے قابل ہو جائے گا۔

برطانوی ایٹمی اسٹیشنوں میں سے پہلا اسٹیشن جو بہت جلد برقی قوت تیار کرنے لگے گا پورے پیمانہ پر کام کرنے والا وہ صنعتی اسٹیشن ہے۔ جو اندازاً ۳ سالٹھ میگا واٹ بجلی تیار کریگا اور اس پر تقریباً وہی خرچ آئے گا جو کوئلہ یا تیل سے چلنے والے اسٹیشنوں سے آتا ہے یہ اسٹیشن اس قابل ہوگا کہ وہ درمیانہ درجہ کے صنعتی شہر کی بجلی کی ضروریات پوری کر سکے۔ اگرچہ برطانیہ کے مرکزی بجلی گھر کو بجلی فراہم کرنے کی حیثیت سے یہ پورے پیمانہ پر کام کرے گا۔ تاہم یہ اب بھی تجرباتی پہلوؤں سے متعلق ہے۔ جن لوگوں نے اس کا ڈیزائن تیار کیا ہے۔ انہوں نے بعض ترمیمات پیش کی ہیں۔ جن سے ان دوسرے اسٹیشنوں کی کارکردگی میں اضافہ ہوگا۔ جو اس کے فوراً بعد تعمیر کئے جائیں گے۔

سستی بجلی

یہ ترمیمیں اہم ہیں اسلئے کہ ایٹمی مشینوں کی معیشت پر ان کا فوری اثر پڑتا ہے۔ اور نئے اسٹیشن زیادہ سے زیادہ ۰.۶ پینی فی یونٹ کے حساب سے بجلی تیار کرنے کے قابل ہونگے ظاہر ہے کہ پرانی بجلی کی مشینوں کے مقابلہ میں یہ کم ہے پھر یہ کہ لاگت کا یہ تو محض اندازہ ہی ہے۔ اور ہو سکتا ہے کہ اس سے زیادہ لاگت آئے۔ لیکن ایٹمی انجینئرنگ کی معلومات میں جس تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ اس سے یہ امید کی جا سکتی ہے۔ کہ اگلے چند ہی برس کے اندر یہ قیمت کم ہو جائے گی۔ پھر یہ کہ یہ اسٹیشن انتہائی محفوظ ہوں گے۔ اور ان میں کسی خرابی کی صورت میں باہر کے لوگوں پر اس کا قطعی کوئی اثر نہیں پڑیگا

اگلا قدم

ایٹم سے توانائی حاصل کرنے کے اور بھی طریقے ہیں۔ لیکن کیلڈر ہال کے علاوہ اور کسی کے بھی سر دست اتنے فائدے نہیں ہیں۔ اس میں جوہری ایندھن استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ ایک ٹن یورینیم سے اتنی بجلی تیار ہوتی ہے۔ جتنی دس ہزار ٹن کوئلہ سے تیار ہو سکتی ہے۔ ادھر برطانیہ کے ایٹمی ریسرچ کے ڈائریکٹر سر جان کاک کرافٹ کا کہنا ہے کہ ڈیزائن کے سلسلہ میں آئندہ جو اقدام کیا جائے گا۔ اس سے ایک ٹن یورینیم ایک لاکھ ٹن کوئلہ کا کام کرنے لگے گا۔ جو تجربات کئے جا رہے ہیں۔ ان سے اندازہ لگایا گیا ہے کہ ایک ٹن یورینیم سے بعد میں دس لاکھ ٹن کوئلہ کے برابر بجلی حاصل ہونے لگے گی اسکاٹ لینڈ کے شمال میں تھرسو کے نزدیک پورے پیمانہ پر کام کرنے والے ایٹمی اسٹیشن کی تیاری کا کام حال ہی میں شروع کیا جا چکا ہے۔ سائنسدانوں اور انجینئروں کا کہنا ہے کہ اس قسم کا بجلی گھر اتنا محفوظ نہیں ہوگا۔ جتنا محفوظ کیلڈر ہال قسم کا بجلی گھر ہے۔

اس صورت میں برطانیہ میں انہیں صنعتی طور پر اس وقت تک نہیں بنایا جائے گا۔ جبتک وسیع تجربے نہ ہو جائیں جو غالباً تجرباتی اسٹیشن میں چند سال تک جاری رہیں گے۔

اردن میں برطانیہ کا ایجنٹ

جان گلب پاشا

138

گلب پاشا اردن میں برطانیہ کے ایجنٹ ہیں وہ ۱۹۳۰ء میں اردن پہنچے اور اس غریب ملک میں انگریزوں کے قدم جمانے میں انہوں نے جس جانفشانی۔ مہارت اور چابک دستی کا ثبوت دیا اسے دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ ۱۹۳۹ء میں جب عرب لیجن کا قیام عمل میں آیا تو گلب پاشا کو اس فوجی تنظیم کا کمانڈر مقرر کر دیا گیا۔

۵۹ سالہ گلب پاشا عجیب و غریب شخصیت کے مالک ہیں وہ نہ صرف پڑھے لکھے لوگوں کی عربی بلا تکلف بول سکتے ہیں بلکہ وہ اردن کے بدوؤں کی خاص زبان بھی انہی کے لہجہ میں بڑی روانی سے بولتے ہیں۔ جنوبی اردن کا مشہور قبیلہ "الحویطات" سے ان کے خاص مراسم قائم ہیں۔ شاید ہی کوئی ہفتہ ایسا گزرتا ہو جب وہ ان لوگوں سے نہ ملتے ہوں اکثر وہ ان کے لئے ان کی پسند کے کئی تحفے جاتے ہیں انہیں کے پاس کئی کئی دن تک ٹھہرتے ہیں اور بڑی بے تکلفی سے عرب بدوؤں کا من بھاتا کھانا کھاجا "رشید" کھاتے ہیں۔ جسے ایک بڑے سے برتن میں ڈال دیا جاتا ہے اور سب لوگ آستینیں چڑھائے ہوئے مل کر ایک ہی برتن میں کھاتے ہیں۔ چھری کانٹے سے کھانا کھانے والا یہ انگریز اس وقت ان بدوؤں میں سے ایک نظر آتا ہے۔ ان بدوؤں نے اپنے انگریز مہمان کیلئے ایک خاص پلنگ رکھا ہوا ہے جس پر گھاس بچھا دی گئی ہے اور اس کے اوپر سردیوں میں اونٹ کی اون کا کمبل اور گرمیوں میں کھدر کی چادر بچھا دی جاتی ہے

سب سے دلچسپ منظر وہ ہوتا ہے جب گلب پاشا سادہ لوح بدوؤں میں تحفے تقسیم کرتے ہیں۔ اس دن بدوؤں کے زعما جمع ہو جاتے ہیں وہ سب ایک صف میں کھڑے ہو جاتے ہیں اور پاشا ایک ایک کا نام لے کر پکارتے جاتے ہیں۔ مثلاً گلب پاشا "شیخ علی" کو پکاریں گے صف میں سے ایک آدمی سامنے آئیگا۔ گلب پاشا مسکراتے ہوئے تحفہ پیش کریں گے "شیخ! ملکہ الزبتھ نے یہ تحفہ خاص طور پر آپ کے لئے بھیجا ہے" اور جب شیخ تحفہ لے لے گا تو پاشا کہیگا "ملکہ نے آپ کو سلام کہا ہے۔ وہ آپ کے لئے بڑی نیک تمنائیں رکھتی ہیں۔"

اور اس طرح یہ برطانوی ایجنٹ اپنا رول بڑی کامیابی سے ادا کرتا ہے اس نے بدوؤں کے دل خرید لئے ہیں اور وہ اس کے لئے کسی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ اس کے دل کی خوشی کے لئے وہ سب کچھ کر گذرتے ہیں جو شاید وہ اپنے بادشاہ شاہ حسین کے لئے بھی نہ کریں۔

۱۹۵۱ء میں ایک بدو کو اردن کے دارالحکومت عمان جانے کا اتفاق ہوا۔ یہاں اس نے اپنے دوست گلب پاشا سے ملنا چاہا۔ لیکن وہ اس کا نام نہیں جانتا تھا اسے مذو پاشا کہا کرتے تھے اور یہی اسے یاد تھا۔ جب اس نے ایک عمانی سے پاشا کے گھر کا پتہ پوچھا تو اسے کہا گیا کہ عمان میں کوئی ایک ہزار "پاشا" رہتے ہیں تم کس پاشا کے گھر کا پتہ پوچھ رہے ہو؟ بدو یہ سن کر بھڑک اٹھا اور اس نے بڑے غضب ناک لہجے میں کہا "یہاں" "ابو حنیک" کے علاوہ کوئی اور پاشا بھی ہو سکتا ہے۔ بدو گلب پاشا کو "ابو حنیک" کی کنیت سے یاد کرتے ہیں۔

گلب پاشا کی مقبولیت کا اس سے پتہ چلتا ہے کہ جنوبی اردن کے قبائل اردن کی جنوبی سرحد کو . . . . اردن سعودی عرب سرحد کی بجائے "مملکت ابو حنیک" کی سرحد کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ ۲۹/۱/۵۶ کو دوسرا بیٹا عنایت فرمایا ہے۔ نومولود کا نام "محمود انور" تجویز کیا گیا ہے۔ جملہ احباب کرام اور درویشان قادیان کی خدمت میں بچہ اور زچہ کی صحت اور درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے درد دل سے دعا کی درخواست ہے۔ محمد انور خان (انکم ٹیکس ڈیپارٹمنٹ) ۱۳۱۲ لدھیانہ منڈی لاہور چھاؤنی

درخواست ہائے دعا

(۱) ہمارے گھر کے تمام افراد بیمار ہیں اور میں خود اڑھائی ماہ سے درد گردہ پتھری اور پیشاب میں خون پیپ وغیرہ سے بیمار ہوں۔ احباب ہماری صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ مستری احمد بخش سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ساہیوال

(۲) میرے بچے اور بیوی ربوہ میں بیمار ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں۔

محمد عبد اللہ خان معرفت شاہ نواز لمیٹڈ وکٹوریہ روڈ کراچی

مغربی پاکستان کی وزارت میں مارچ سے پہلے

توسیع متوقع نہیں

کراچی ۸ فروری باخبر حلقوں نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ مغربی پاکستان کی عبوری کابینہ میں بہت جلد توسیع کا کوئی امکان نہیں۔ ان حلقوں کا کہنا ہے کہ صوبائی وزارت میں توسیع کی جائیگی اس وقت وزیر اعظم۔ گورنر مغربی پاکستان اور وزیر اعلیٰ تینوں نئے آئین کے سلسلہ میں مصروف ہیں۔ اور اپنی پوری توجہ آئین پر مرکوز کر رہے ہیں۔

مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کی بھی مارچ سے پہلے معرض وجود میں آنے کی توقع نہیں۔ اگرچہ حلف نامے سب لیگی ممبروں کو بھیجدیئے گئے ہیں۔ لیکن اسمبلی پارٹی کا اجلاس مارچ سے پہلے نہیں ہو سکے گا۔

پاکستان سب ممالک کیساتھ دوستانہ تعلقات کا خواہاں ہے

کراچی ۷ فروری۔ پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر حمید الحق چوہدری نے ایک بیان میں کہا ہے کہ پاکستان کی خارجی پالیسی کا مقصد زیادہ سے زیادہ ملکوں سے دوستی اور تعاون پیدا کرنا ہے۔ آپ نے مارشل بلگانن کی پیشکش پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ بات کہی۔

وزیر خارجہ نے خیال ظاہر کیا کہ پاکستان روس سے اچھے تعلقات پیدا کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور جہاں تک ممکن ہوا ان تعلقات کو فروغ دیا جائے گا۔ آپ نے میثاق بغداد اور معاہدہ جنوب مشرقی ایشیا میں پاکستان کی شرکت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ اقدام ملک کے سیاسی و اقتصادی استحکام کے لئے کیا گیا ہے۔ آپ نے کہا ہمیں بڑی طاقتوں کے تعاون کی شدید ضرورت تھی لیکن بدقسمتی سے بعض ملکوں نے پاکستان کے مسائل کو اچھی طرح سمجھنے کی کوشش

پاکستان نے پہلی اننگز میں نو وکٹوں پر ۲۸۷ رنز بنائیں

ڈھاکہ ۷ فروری۔ پاکستان اور ایم سی سی کی کرکٹ ٹیموں کے درمیان دوسرے ٹیسٹ میچ کے چوتھے روز کھیل ختم ہونے تک مہمان ٹیم نے اپنی دوسری اننگ میں ایک وکٹ پر ۱۲۲ رنز بنائیں۔ ایم سی سی ابھی پاکستانی ٹیم کے پہلی اننگ کے سکور سے ۱۰۳ رنز پیچھے تھے۔

اس سے قبل پاکستانی ٹیم نے اپنی پہلی اننگ میں ۹ وکٹوں پر ۲۸۷ رنز بنا کر کھیل ختم کرنے کا اعلان کر دیا تھا۔ کل کھیل کا آخری دن ہے۔

اعلان نکاح

میرے مکرم بھائی چوہدری منصور احمد صاحب ولد چوہدری محمد حسین صاحب آف ٹورا (برٹش مشرقی افریقہ) کا نکاح مکرمہ رفیعہ خانم بنت خان محمد ابراہیم خانصاحب آف کپورتھلہ حال خانپور علاقہ بہاولپور کے ساتھ مکرم خانصاحب میاں محمد یوسف صاحب صدر حلقہ جماعت احمدیہ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور نے ۲۹/۱/۵۶ کو بعوض مبلغ پانچہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو فریقین کے لئے باعث صد افضال اور برکات بنا دے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

نسیم چوہدری۔ لاہور کالج فار وومن۔ لاہور

مجلس دستور ساز نے مسوّدہ آئین کی مزید ۵۰ دفعات منظور کر لیں

اردو اور بنگالی پاکستان کی سرکاری زبانیں ہونگی

کراچی ۸ فروری۔ مجلس دستور ساز نے کل مسودہ آئین کی ۵۰ اور دفعات منظور کر لی ہیں۔ اراکین دستور ساز نے دفعہ ۲۱۴ پر غور مکمل کر دیا ہے۔ اب آئین کی ایک تہائی دفعات منظور کی جا چکی ہیں۔ کل زیادہ دفعات منظور ہونے کی وجہ حزب مخالف کا ایوان سے واک آؤٹ تھا جس کے باعث عوامی لیگ کے دس ارکان اور گنگا تنزی دل سے مسٹر محمود علی کی ۱۷۰ مجوزہ ترامیم ایوان میں پیش نہ ہو سکیں۔

علاوہ آزاد ممبر مسٹر فضل الرحمٰن ایوان میں موجود رہے اور انہوں نے "حزب اختلاف" کا کردار ادا کیا اور انکی تین ترامیم منظور کر لی گئیں۔

مساوی نمائندگی

مجلس دستور ساز کا اجلاس تین بجے بعد دوپہر ڈپٹی سپیکر مسٹر سی ای گبن کی صدارت میں شروع ہوا۔ اور وزیر خارجہ مسٹر حمید الحق چوہدری یہ ترمیم پیش کرنے اٹھے۔

"مسودہ آئین کی دفعہ ۳۰ کے بعد حسب ذیل نئی ۳۰ الف شامل کی جائے"۔

"۳۰ الف (۱) اس بات کی پوری کوشش کی جائے گی کہ ملک کے دفاع میں پاکستان کے تمام حصوں کے لوگ حصہ لے سکیں"۔

(۲) دفاع انتظامیہ کے دوسرے شعبوں میں مشرقی و مغربی پاکستان کی نمائندگی میں پیریٹی قائم کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں گے"۔

ڈپٹی سپیکر نے حمید الحق چودھری سے کہا کہ وہ اپنی ترمیم عصر کے بعد پیش کریں۔

سرکاری زبان

اس کے بعد ایوان نے "مملکت کی پالیسی رہنما اصول" کے متعلق تیسرے حصہ کی آخری دفعہ پر غور شروع کیا اس دفعہ کا متن حسب ذیل ہے۔

"وفاقی اور صوبائی حکومتیں ایک قومی زبان کی نشوونما کے لئے ہر ممکن اقدام کریں گی"۔

مسٹر حمید الحق چوہدری نے اسے حذف کر دینے کا مطالبہ کیا۔

اس پر صدر نے انہیں ہدایت کی کہ وہ مناسب موقع پر اس کی مخالفت کریں۔ بعد میں صدر نے مولانا عبدالرشید ترکہ بگیش (عوامی لیگ) کو اپنی ترمیم پیش کرنے کو کہا۔ اس ترمیم میں یہ تجویز کیا گیا تھا کہ مملکت اور صوبے صرف بنگالی کو ایک قومی زبان کی حیثیت سے ترقی دینے کی کوشش کریں۔

آپ نے بنگالی میں تقریر کرتے ہوئے بنگالی کو سرکاری زبان قرار دینے کی شدید حمایت کی۔ آپ نے کہا کہ بنگالی کا وسیع ذخیرہ الفاظ ہے اور یہ دور جدید کے تمام تقاضوں کو پورا کر سکتی ہے۔ آپ نے خیال ظاہر کیا کہ بنگالی برصغیر ہند و پاکستان میں سب سے زیادہ ترقی یافتہ زبان ہے۔

اس کے بعد مسٹر مجیب الرحمٰن نے یہ ترمیم پیش کی کہ مسودہ آئین کی دفعہ ۲۱۴ کی بجائے حسب ذیل عبارت شامل کی جائے۔

وفاقی اور صوبائی حکومتوں کا یہ فرض ہوگا کہ وہ بنگالی کو پاکستان کی ایک سرکاری زبان کی حیثیت سے نشوونما کے لئے جدوجہد کریں"۔

آپ نے کہا بنگالی ملک کی اکثریت کی زبان ہے یہ بڑی ترقی یافتہ زبان ہے۔ لہذا اسے ملک کی قومی زبان قرار دینا چاہیئے۔

مسٹر پیٹر پال گومیز نے یہ ترمیم پیش کی کہ اردو اور بنگالی دونوں ملک کی سرکاری زبانیں ہونی چاہئیں۔

ایوان نے اس سلسلہ میں مولانا ترکہ بگیش مسٹر مجیب الرحمٰن اور مسٹر پیٹر پال گومیز کی ترامیم رد کر دیں۔

افغان چوکی پر حملہ

پشاور ۸ فروری معلوم ہوا ہے کہ ۴ فروری کو ۵۰ نامعلوم اشخاص کے ایک گروہ نے افغان چوکی ٹکی گھنڈر پر حملہ کیا اور عسکریوں کو ہلاک کرنے کے لئے ۷ دستی بم پھینکنے کے علاوہ تقریباً چھ گولیاں چلائیں حملہ آور چوکی میں داخل ہونا چاہتے تھے لیکن وہ کامیاب نہیں ہو سکے۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اس جھڑپ میں کتنے اشخاص ہلاک ہوئے۔

پاکستان کیلئے ساڑھے تین کروڑ ڈالر

واشنگٹن ۸ فروری۔ امریکہ کے محکمہ بین الاقوامی تعاون کے ایک اعلان کے مطابق موجودہ مالی سال میں پاکستان، افغانستان، نیپال اور ہندوستان کے لئے گیارہ کروڑ ۸۰ لاکھ ڈالر کے امدادی منصوبوں کی منظوری دی جا چکی ہے۔ اس رقم میں سے پاکستان کو ترقیاتی منصوبوں اور فنی امداد کے لئے تین کروڑ ۶۰ لاکھ ڈالر کی رقم دی جائے گی۔